السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(سنتوں کے بعد بھمئت اجتماعی دعا کرنا بدعت ہے یا نہیں؟ ہمیں بیان شافی کے ساتھ وضاحت فرمائیں۔ جذاکم اللہ خیرا۔(اخوکم حنظلہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

!الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد

ہم کہتے ہیں بھیسئت اجتماعی سنتوں کے بعد دعا کرنا ان قبیح بدعات میں سے ہے کہ جس کے کرنے والا حقیقتۃً بدعتی بن جاتا ہے ۔ مسلمان حکمرانوں پر واجب ہے کہ انہیں عبرت ناک سزا دیں ۔تاکہ وہ اس تریک بدعت سے باز آ جائیں 'جواپنے ضمن میں اور بہت ساری بدعات لیے ہوئے ہیں کیوں کہ ہم ان میں ان چند امور کا مشاہدہ کرتے ہیں پہلا امر : یہ لوگوں سے دین میں ڈرتے ہیں اور یہ شرک ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا : (فلا تخشوا الناس واخشونی) (اب تمھیں چاہیے کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف میرا ڈر رکھو)' (مائدہ :44)۔

دوسرا امر :اس قبیح بدعت پر ان کا التزام کرنا حالانکہ علماء نے کہا ہے کہ مستحب کا التزام معصیت ہے جیسے عبداللہ بن مسعود نے فرمایا : تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے 'اپنے اوپر یہ ضروری خیال کرے کہ دائیں طرف سے ہی پھرے گا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر بائیں طرف سے پھرتے دیکھا ۔(بخاری :1 118)(مسلم :1 247)(مشکوۃ:1 87)۔

اور علی القاری نے (مرقاۃ :2 353)میں کہا ہے : ''اور اس میں ہے جو امر مندوب پر اصرار کرتا ہے اور اسے ضروری سمجھتا ہے اور رخصت پر عمل نہیں کرتا اسے شیطان نے گمراہ کر دیا ہے تو منکر اور بدعت پر اصرار کرتا ہے تو اس کیا حال ہوگا۔

اسی طرح بخاری پر سہارنفوری کے حاشیے میں بھی ہے ۔حافظ نے (فتح الباری :2 270)میں کہا ہے کہ ابن المنیر کہتے ہیں مندوبات کا مرتبہ بڑھا دیا جائے تو بدل کر منکرات بن جاتی ہیں ۔الخ۔

تیسرا امر :وہ دعا کی شروط کا لحاظ کرتے ہوئے دعا نہیں کرتے بلکہ ہاتھ ہی اٹھاتے ہیں ۔

چوتھا امر :وہ اونچی آواز سے دعا کرتے ہیں جو بلا خلاف بدعت ہے ۔

پانچواں امر :وہ زیادہ چیخنے کی وجہ سے مسبوقین کی نماز میں مخل ہوتے ہیں 'اس میں اور بھی مفاسد ہیں ۔جاننا چاہئے کہ دعا عبادۃ ہے بلکہ عبادت کی جڑ ہے اور علماء کا اتفاق ہے کہ عبادت توقیف اور اتباع پر مبنی ہے اور خواہش اور ابتداع پر نہیں ۔ تو جو بھیسئت اجتماعی دعا کرتا ہے اس سے ہم کتاب وسنت کی دلیل کا مطالعہ کرتے ہیں 'اسے اگر نوح علیہ السلام بھی مل جائے تو اپنی اس بجعت کے لیے دلیل نہیں لا سکتا سوائے مجملات اور متشابہات کے 'یہی کے اس قول سے کہ (الدعاء مخ العبادۃ) ''دعا عبادت کا مغز ہے'' تو اس کے ضعیف ہونے کی دو وجہیں ہیں ۔ اہل زیغ وضلال کا کام ہے اور کی دلیل کا پکڑنا نہی

پہلی وجہ :یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ضعف ہے (ترمذی :2 175)میں لاتے ہیں اور اس میں ابن لھیعۃ ہے جو سیّیء الحفظ ہے 'جیسے (مشکوۃ :1 194رقم :3231)میں ہے اور صحیح : ''دعا ہی عبادت ہے'' یہ روایت کیا ہے اسے احمد 'ترمذی اور ان کے علاوہ دیگر آئمہ نے ۔ مراجعہ کریں (مشکوۃ :194)۔

دوسری وجہ :دعا جب عبادت ہوئی تو ہم پہلے کہہ چکے ہیں عبادت اتباع پر مبنی ہے ابتداع پر نہیں 'اس سے تو تمھاری تردید باتفاق ہوگئی ۔اور ان کا استدلال عائشہ رضی اللہ عنھا کی حدیث سے کہ وہ فرماتی ہیں نبی ﷺ جب سلام پھیرتے تو نہیں بیٹھتے تھے مگر اس قدر کہ وہ کہتے'' اے اللہ تو سلام ہے تجھ ہی سے سلامتی ہے تو برکت والا ہے اے بزرگی اور کرامتوں والے'' (صحیح مسلم :1 218)

تو اس حدیث میں ان کے لیے کوئی دلیل نہیں ۔ صحیح احادیث رسول اللہ ﷺ میں کوئی تعارض نہیں ہوتا لیکن وہ نہیں سمجھتے ۔

نے فرمایا :نماز کے پیچھے کہے جانے والے کلمات ہیں جن کے کہنے والا یا کرنے والا محروم نہ ہوگا 'فرض نماز کے سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے آپ صحیح مسلم :1 219)میں کعب بن عجرۃ سے روایت ہے کہ یقیناً بعد تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر 'مربعہ کریں (مشکوۃ :1 89)باب الذکر بعد الصلاۃ اور صحیح (بخاری :1 117)و(صحیح مسلم :1 218)مغیرہ بن شعبہ (نبی ﷺ فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے ۔(لا الٰہ الاّ اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر 'اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں 'اسی کی بادشاہی ہے 'اسی کے لیے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے 'اے اللہ جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور مالدار کو اس کا مال تجھ سے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا) تو بہت ساری احادیث سے فرض نماز کے بعد پڑھنے کی بہت سی دعائیں ثابت ہیں ۔جب علماء نے اس میں غور وفکر کرکے کہا ہے کہ حدیث عائشہ کا ان احادیث کے ساتھ کوئی تعارض نہیں کیوں کہ اس کا معنیٰ یہ ہے قبلہ روح ہو کر آپ ﷺ بمقدار ''اللھم انت السلام'' .....کہنے کے ہی بیٹھے ہیں ۔اور پھر مقتدیوں کی طرف منہ کر کے یہ اذکار اور ادعیہ پڑھا کرتے تھے جو احادیث میں ہے ۔

یہ معنی مولانا سندی حنفی نے حاشیہ مسلم :(1 218)اور مولانا انور شاہ کشمیری نے فیض الباری میں ذکر کیا ہے ۔اس کے علاوہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ۔

اور اس کے بدعت ہونے کے بہت دلائل ہیں :

پہلی دلیل : نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں بلکہ تینوں قرون مفضلہ میں اس ھیئت کے ساتھ نہیں پائی جاتی 'اور یہ سب مسلمان جانتے ہیں کہ نبی ﷺ کی اتباع جیسے کرنے میں ہوتی ہے اسی طرح ترک کرنے میں ہوتی ہے جیسے کہ مسئلہ نمبر 1 : میں گزر چکا 'رجوع کریں ۔

دوسری دلیل : ان کا کہنا کہ نبی ﷺ سنتیں گھر میں پڑھتے تھے اس لیے انہوں نے دعا نہیں کی 'تو ہم کہتے ہیں کہ تم نے دو جگہ سنت کی مخالفت کی ہے ۔

پہلی جگہ : نفلی نماز گھر میں افضل ہے یہ بڑی فضیلت تم نے ترک کر دی ۔

دوسری جگہ :اس کی جگہ تاریک بدعت لے آئے ۔

تیسری دلیل : متبع سنت علماء نے اس بدعت کی تردید فرمائی ہے بخلاف اہل بدعت کے لیکن ان کا کوئی اعتبار نہیں 'پہلے ہمارے شیخ السید عبدالسلام حفظ اللہ کی (التبیان ص : 192) دیکھیں انہوں نے دعا کی اس ھیئت بڑی اچھی تردید فرمائی ہے اور فرض نماز کے بعد دعا کے بارہ میں مفتی کفایت اللہ کا رسالہ ''النفائس المرغوبہ'' دیکھیں ۔0

زادالمعاد :1 87) میں طراز ہیں کہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد قبلہ روح مقتدیوں کی طرف منہ کر کے دعائیں کرنی یہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ سرے سے ہے ہی نہیں نہ ہی آپ سے برایت صحیح یا حسن مروی) امام ابن قیم میں سے کسی نے رہنمائی فرمائی اسے ان کے بعد اگر کسی نے اچھا سمجھا ہے تو سنت کے بدلے میں اچھا سمجھا ہے ۔ واللہ اعلم ۔ ہے اور خصوصاً عصر فجر کی نماز میں آپ ﷺ نے کیا نہ ہی صحابہ

اور نماز کے متعلق اکثر دعائیں آپ نے نماز ہی میں کی ہیں ۔ اور نماز ہی میں کرنے کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہے 'اور نمازی کے حال کے لائق یہی ہے تو وہ جب تک نماز میں ہوتا ہے تو اس کی طرف متوجہ ہو کر مناجات کرتا ہے 'جب سلام پھیرتا ہے تو مناجات منقطع ہو جاتی ہے اور اللہ تعالی ما قرب اور ای کے آگے کھڑا ہونا ختم ہو جاتا ہے تو جب اللہ کی طرف اس کی توجہ ہوتی ہے اور وہ اس سے قریب ہو کر مناجات کرتا ہے اس وقت دعائیں ترک کر دے اور جب اس سے منہ پھیر لے پھر دعائیں کیسے کرتا ہے ؟اس میں شک نہیں کہ نمازی کے لیے اس کے برعکس ہی حالت بہتر ہے لیکن یہاں ایک لطیف نکتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جب نمازی نماز سے فراغت کے بعد اللہ کا ذکر کرتا ہے [لا الہ الا اللہ 'سبحان اللہ 'الحمد للہ اور اللہ اکبر] اور دیگر مشروع اذکار پڑھتا ہے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ درود پڑھ کر جو چاہیے دعا مانگے ۔

اور یہ دعا اس دوسری عبادت کے بعد ہوگی نماز کے بعد نہیں یقیناً جو اللہ کا ذکر کرے اس پر حمد و ثنا پڑھے اور نبی ﷺ پر درود پڑھے تو اس کے بعد اس کی دعا قبول ہوتی ہے جیسے حدیث فضالۃ بن عبید میں ہے 'جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اللہ کی حمد و ثنا کرے اور نبی ﷺ پر درود پڑھے پھر اسے چاہیے کہ مرضی کی دعا کرے 'ترمذی نے کہا ہے کہ حدیث صحیح ہے ۔

اور (فتاوی ھیئۃ کبار العلماء :1 241۔242۔244) میں ہے ۔

س : بعض لوگ نماز کے بعد جہراً دعا کرتے ہیں اور کثر دعا کرتے ہوئے ترنم کے ساتھ الفاظ سناتے ہیں اور ایسا نہ کرنے والوں کی کفر کی طرف نسبت کرتے ہیں 'اور اسی طرح سنتوں کے بعد اجتماعی طور پر لازمی طور پر کرتے ہیں اور اس علم کو اسلام اور اہل سنت کے شعائر میں سے سمجھتے ہیں اور اس عمل کی مخالفت کرنے والوں کو اہل نہیں سمجھتے ۔ دلیل کے ساتھ شریعت بیضاء کے حکم کی وضاحت فرمائیں ۔

ج : پانچوں نمازوں اور سنتوں کے بعد جہراً دعا کرنا اور اس کے بعد ہمیشہ دعا کرنا بدعت منکرہ ہے کیونکہ ﷺ اور صحابہ سے ثابت نہیں جو فرض نمازوں اور سنن رواتب کے بعد اجتماعی طور پر دعا کرتا ہے وہ اس عمل میں اہل سنت والجماعت کا مخالف ہے اور جو اس کا مخالف ہو اور سہ عمل نہ کرتا ہو اسے برا سمجھنا 'کافر کہنا یا یہ کہنا کہ وہ اہل سنت والجماعت نہیں یہ جہابت ہو رگمراہی ہے اور حقائق کو بدلنا ہے ۔

اسی طرح ایک دوسرے سوال کے جواب میں یہ لکھا ہے 'امام کے سلام پھیرنے کے بعد بیک آواز اونچی آواز سے اجتماعی عا کرنے کی ہمیں کوئی دلیل معلوم نہیں جس سے اس عمل کا مشروع ہونا ثابت ہوتا ہو۔ فرض نمازوں سے اس کے بغیر دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کے بارے میں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا نہیں چاہیے امام اکیلا کرے یا امام مقتدی مل کر کریں 'بلکہ یہ بدعت ہے کیونکہ یہ بنی ﷺ سے منقول نہیں اور نہ آپ کے صحابہ بعض حدیثیں وارد ہیں ۔

اور (1 257) میں ہے اسی طرح عبادات توقیف پر مبنی ہیں تو ان عبادات کا اصل کے اعتبار سے اور عدد حالت اور مکان کے اعتبار سے مشروع ہونے کی بات دلیل شرعی کے بغیر کرنی جائز نہیں جو اس پر دلالت کرے 'اور ہمیں اس کے بارے میں نبی ﷺ سے سنت معلوم نہیں نہ آپ کا قول نہ فعل اور نہ تقریر 'بھلائی رسول اللہ ﷺ کے طریقے کی اتباع میں ہے اور آپ کا طریقہ اس باب میں وہی ہے جو دلائل سے ثابت ہے جو سلام کے بعد آپ کرتے تھے اسی پر دلالت کرتا ہے اور آپ کے خلفاء 'صحابہ تابعین اس پر عنل پیرا رہے 'اور جو آپ کے طریقے کے خلاف کوئی نئی چیز نکالے گا وہ اس پر رد ہے ۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے : [من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد] (جس نے کوئی عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں وہ مردود ہے)'

تو جو امام سلام کے بعد دعا کرتا ہے اور مقتدی ے اس کی دعا پر آمین کہیں اور سب ہاتھ اٹھائے ہوئے ہوں تو ان سے دلیل کا مطالبہ کیا جائیگا جس سے ان کا عمل ثابت ہو ورنہ وہ انہی پر رد ہو گا 'یہ بات سمجھ لینے کے لعد ہم نے بنی ﷺ کی ھدی سے کچھ بیان کرتے ہیں 'اس میں سے یہ ہے کہ 'جب آپ سلام پھیرتے تو استغفر اللہ تین بار کہتے اور پھر کہتے ''[اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام]

امام اوزاعی کو کہا گیا 'استغفار کیسے ہے ؟انہوں نے کہا ''استغفر اللہ 'استغفر اللہ کہے 'یہ روایت مسلم 'ترمذی اور نسائی نے کی ہے لیکن نسائی نے کہا ہے ''یقیناً رسول اللہ نماز سے پھیرتے تھے ''آگے حدیث ذکر کی ۔

اور ابوداوَد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے پھرنے کا ارادہ کرتے تو تین بار استغفر اللہ کہتے پھر کہتے : [اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام] ابوداوَد اور نسائی کی روایت میں اسی طرح ہے پھر اس نے ذکر کیا ' (لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد) اور معروف تسبیحات اور کے علاوہ دعائیں جو رسول اللہ ﷺ فرائض کے بعد پڑھتے تھے ۔ مزید تفصیل کے لیے مشکوٰۃ اور کتب حدیث کا مطالعہ کریں ۔

اور (السنن والمبتدعات ص :70) میں ہے 'چودھواں باب سلام کے بعد کی بدعات میں نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اکٹھے اونچی آواز سے استغفار کہنا بدعت ہے اور سنت ہر ایک کا اپنے دل میں استغفار کہنا ہے اور استغفار کے

بعد ''یاارحم الرحمین ''لکھے کہنا بدعت ہے یہ اس ذکر کا محل نہیں ''اور سنتیں فرض کے ساتھ بغیر فصل کے پڑھنا منع ہے جیسے حدیث مسلم میں ہے 'رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم ایک نماز کو دوسری نماز کے ساتھ نہ ملائیں ۔ یہاں تک ہم درمیان میں بات کریں یا (ادھر ادھر) نکل جائیں اور نہیں ظاہر میں حرمت کے لیے ہے ۔

میں کہتا ہوں : حدیث میں رد ہے ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ سنتیں فرض کے ساتھ متصل پڑھنی سنت ہے بلکہ یہ معصیت ہے ۔ یہ لوگ احادیث کے درمیان تطبیق نہ جان سکے ۔ جیسے شر نبلالی نے نورالایضاح میں شامی نے ردالمختار میں اور بتبعین کے سر خیل واجوی نے بصائر میں کہا ہے ۔ اور (السلسلہ الصحیحہ 1: 162 رقم :102) میں ہے 'نماز کے پیچھے پڑھے جانے والے کلمات ہیں جنہیں ہر نماز کے بعد کہنے والا یا کرنے والا محروم نہیں ہوتا 'تینتیس بار سبحان اللہ 'تینتیس بار الحمد اللہ 'چو نتیس بار اللہ اکبر کہنا ہے 'اسے مسلم 'ابو عوانہ 'نسائی 'ترمذی 'بیہقی وغیرہ نے عبدالرحمن بن ابی لیلی عن کعب بن عجرہ مرفوعا روایت کیا ہے ''''معقبات '' وہ کلمات جو نماز کے بعد کہے جاتے ہیں المعقب جو کسی کے پیچھے آئے ۔

میں کہتا ہوں : حدیث نص ہے اس بات پر کہ ذکر فرض نماز کے فوراً بعد ہے اسی طرح دیگر اوراد جو پہلے ذکر ہو چکے خواہ اس فرض نماز کے بعد سنتیں ہوں یا نہ ہوں ۔ اور مذاہب والوں میں سے جس نے کہا ہے کہ یہ اوراد سنتوں کے بعد ہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں اور وہ اس حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث کے مخالف ہیں جو مسئلہ میں نص ہیں ۔

پھر (1 333) میں کہا ہے کہ نماز کے بعد اذکار آپ ہر فرض سے سلام پھیرنے کے بعد کہا کرتے تھے [لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو حی لایموت بیدہ الخیر وھو علی کل شی قدیر] ''(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریفیں ہیں 'زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ زندہ ہے اس کو موت نہیں آتی اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) ''(تین بار) [اللھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منک الجد]

اللہ جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں 'اور مال والے کو تجھ سے مال کوئی فائدہ نہیں دے گا) ۔ روایت کیا ہے اسے بخاری 'مسلم وغیرہ نے ۔)

پھر کہا اس حدیث سے فرض نماز کے بعد اس ذکر کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے 'اور جو '' [اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذالجلال والاکرام] کے علاوہ (دوسرے اوراد کی) عدم مشروعیت کے قائل ہیں وہ اس کی فضیلت سے محروم ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ اوراد سنتوں کے بعد پڑھے جائیں اس حدیث میں ان پر صریح رد ہے جس کا کوئی جواب نہیں ۔

ابن عابدین نے (ردمختار :1 557-558) میں کہا ہے کسی ذکر کا ایک وقت کے ساتھ خاص کرنا جو شرع میں وارد نہ ہو غیر مشروع ہے اور ذکر اونچی آواز سے کرنا بدعت ہے اور رسول اللہ ﷺ کا نہ کرنا کراہت کی دلیل ہے کیونکہ وہ عبادت کے حریص تھے اور ان کا ایک بار بھی نہ کرنا کراہت کی دلیل ہے ۔ اور (1 356) میں اس مسئلے سے متعلق بعض بدعات ذکر کی ہیں ۔ پھر میں نے دیکھا علامہ مبارک پوری نے تحفتہ الاحوذی شرح الترمذی (1 245) میں دعا بعد الفرض کے جواز پر احادیث سے استدلال کیا ہے ۔

پہلی حدیث :جسے (حافظ ابن کثیر ن :3 172) اپنی تفسیر میں نکالا ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن ابی حاتم نے کہا انہیں حدیث بیان کی ابو معمر المقری نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی عبدالوارث نے 'وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی علی بن زید نے سعد بن المسیب سے انہوں نے ابوھریرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سلام کے بعد ہاتھ اٹھائے اور آپ ﷺ قبلہ رو تھے پس فرمایا : اے اللہ ذلید بن ولید اور عیاش بن ابی ربیعہ اور سلمہ بن ھشام اور وہ کمزور مسلمان جنہیں کوئی حیلہ نہیں آتا اور نہ ہی انہیں راستہ ملتا ہے ان کو کافروں کے چنگل سے نجات دے ۔

ابن جریر کہتے ہیں انہیں حدیث بیان کی مثنی نے انہیں حدیث بیان کی حجاج انہیں حدیث بیان کی حماد علی بن زید سے انہوں نے عبداللہ یا ابراہیم بن عبداللہ القرشی سے اس نے ابوھریرہ سے کہ بنی ﷺ ظہر کی نماز کے بعد دعا کرتے تھے 'اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے ......اس حدیث کا اس سند کے علاوہ بھی صحیح میں شاہد ہے 'انتھی ۔ لیکن اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان ہے اور متکلم فیہ ہے اور اس میں تاویل کا بھی احتمال نہیں ۔

دوسری حدیث : وہ حدیث جسے روایت کیا محمد بن یحییٰ اسلمی نے وہ کہتا ہے میں نے ابن زبیر کو دیکھا کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص نماز سے فراغت کے بعد ہاتھ اٹھائے ہوئے ہے جب وہ دعا سے فارغ ہوا تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے 'روایت کیا اسے طبرانی نے 'ھیثمی کہتے ہیں راوی اس کے ثقہ ہیں جیسے (مجمع :1 169) میں کہا ہے اور امام سیوطی نے فض الوعاء میں ذکر کیا ہے ۔

تیسری حدیث : ابن سنی نے (عمل الیوم واللیلہ میں رقم :138) انس بن مالک کی روایت سے ذکر کیا ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا : نہیں ہے کوئی بندہ جو ہر نماز کے بعد ہاتھ پھیلا کر کہے 'اے اللہ اے میرے معبود 'ابراہیم علیہ السلام کے معبود الحدیث ۔ اس میں عبدالعزیز بن عبدالرحمن بالکل ضعیف ہے اور اس میں خصیف بن عبدالرحمن ہے اور وہ بھی ضعیف ہیں ۔

چوتھی حدیث : اسود عامری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی 'سلام پھیر کر آپ ﷺ ملپٹے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی 'الحدیث 'روایت کیا ہے لبن ابی شیبہ نے مصنف میں اس طرح بعض نے بغیر سند کے ذکر کیا ہے اور اسے مصنف کی طرف منسوب کیا ہے مبارک پوری کہتے ہیں : میں نے اسے نہیں دیکھا واللہ اعلم 'یہ کیسے ہوگی صحیح ہوگی یا ضعیف ۔

میں کہتا ہوں :مجھے (مصنف :1 302) میں ملی ہے 'اسود عامری اپنے والد سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کرتے ہیں 'وہ کہتے ہیں میں نے نماز پڑھی فجر کی جب آپ نے سلام پھیرا تو پھر گئے اس میں رفع الیدین نہیں ہے ۔

پانچویں حدیث (ترمذی :1 87) میں فضل بن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : نماز دو دو رکعت ہے ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھ خشوع عاجزی اور مسکینی کے ساتھ پھر اپنے رب کی طرف ہاتھ اٹھا 'ہتھیلیوں کو اپنے منہ کی طرف کرتے ہوئے پھر کہہ اے رب 'اے رب جو ایسا نہ کرے وہ نا مکمل ہے 'نکالا اس کو (احمد :1 211) اور (4 167) میں سند اس کی ضعیف ہے ابو حاتم کے نزدیک حسن ہے جیسے حاشیہ نصب الرایہ :2 145) میں راجح یہ ہے کہ یہ ضعیف ہے کیونکہ اس میں عبداللہ بن نافع بن العمیاء ہے اور وہ ضعیف ہے ۔

چھٹی حدیث : دعا میں رفع الیدین کی عام حدیث سے استدلال کرتے ہیں 'اور کہتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد دعا کرنا مرغوب فیہ ہ جیسے کہ صحیح حدیث میں ہے ' 'کونسی دعا زیادہ سنی جاتی ہے ؟ فرمایا : فرض نمازوں کے بعد '' اور فرض نمازوں کے بعد نص دعا ثابت ہے رسول اللہ ﷺ سے اور مطلق دعا میں ہاتھ اٹھانا سو (100) احادیث میں وارد ہے اور دعا میں ہاتھ اٹھانا آداب میں سے ہے تو ان دلائل کی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ فرض نمازوں کے بعد دعا کرنا بغیر التزام کے بدعت نہیں بلکہ جائز ہے اگر کوئی کرے تو حرج نہیں 'الخ تلخیص کے ساتھ ۔

میں کہتا ہوں : آپ کو معلوم ہو گیا کہ جو احادیث ذکر کی ہیں ضعیف ہیں ۔ پھر دعا مطلق میں رفع الیدین کی احادیث ذکر کی ہیں '(احسن الفتاویٰ :2 60) مطالعہ کے قابل تحقیق ہے ۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ الدین الخالص]

ج1ص103

محدث فتویٰ